



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری مشکل یہ ہے کہ میں نمازیں زیادہ حرکتیں کرتا ہوں۔ جبکہ میں نے اس معنی میں ایک حدیث سنی ہے کہ نمازیں تین سے زیادہ حرکات نماز کو باطل کر دیتی ہیں... اس حدیث کی صحت کا درجہ کیا ہے؟ اور میں نمازیں کس طرح ان فضول حرکتوں سے نجات حاصل کروں؟

عادل۔ م۔ ا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

مومن کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ اپنی نماز کے سلسلے میں مستعد رہے اور نمازیں ڈرنے کے اثرات اس کے دل اور بدن میں ظاہر ہوں۔ خواہ یہ فرض نماز ہو یا نفل ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

تَدْرَأُفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۱ اَلَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۲... النور

”وہ مومن فلاں پلگئے جو اپنی نمازیں ڈرنے والے ہیں۔“

اس پر لازم ہے کہ نماز اطمینان کے ساتھ ادا کرے اور یہ بات نماز کے ارکان و فرائض میں سے ہے کیونکہ جس شخص نے نماز کو بگاڑا دیا اور اطمینان حاصل نہ کیا اسے نبی ﷺ نے فرمایا:

((ارْبَعُ فُضِّلَ، فَأَمَّا لَمْ تَصَلِّ))

”واپس لوٹ آؤ اور نماز ادا کرو۔ کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔“

تین بار اس نے آپ کے یہی بات کہنے پر نماز پڑھی۔ پھر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، میں اس سے ابھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ لہذا مجھے سکھلا دیجئے۔ نبی ﷺ نے اسے فرمایا:

((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَنْزِلِ رَبِّكَ مِنْ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ خُشْيًا تَطْمِئِنُّ رَأْسُكَ ثُمَّ ارْفَعْ خُشْيًا تَعْتَدِلُ قَامَتَا ثُمَّ ارْجِعْ خُشْيًا تَطْمِئِنُّ جَانِبَا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكُمْ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا))

جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو ابھی طرح اور پوری طرح وضو کرو پھر قبلہ رخ ہو جاؤ، پھر تکبیر کو پھر جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو، پڑھو۔ پھر ایسے رکوع کرو کہ تمہیں اپنے رکوع پر اطمینان ہو۔ پھر سر اٹھاؤ اور پوری طرح سیدھے “کھڑے ہو جاؤ۔ پھر ایسے سجدہ کرو کہ تمہیں اپنے سجدہ پر اطمینان ہو پھر سجدہ سے اٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر سجدہ کرو جس پر تم مطمئن ہو جاؤ۔ پھر اپنی پوری نماز میں ایسا ہی کرو۔

” اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”پھر ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھو اور مزید جو اللہ چاہے۔“

یہ حدیث صحیح ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اطمینان حاصل کرنا نماز کا رکن اور اس کا بہت بڑا فرض ہے جس کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی اور جو شخص ٹھونگیں مارے (جلدی جلدی نماز پڑھے) اس کی نماز نہیں ہوتی اور خشوع نماز کا خلاصہ اور اس کی روح ہے۔ لہذا مومن کے لیے مشروع یہ ہے کہ وہ اس کا اہتمام کرے اور اس پر حریص ہو۔

رہی اطمینان اور خشوع کے منافی مین حرکات کی حد بندی کی بات، تو یہ نبی ﷺ کی حدیث نہیں۔ یہ صرف کسی عالم کا کلام ہے جس کے لیے کوئی ایسی دلیل نہیں جس پر اعتقاد کیا جاسکے۔

تاہم نمازیں فضول حرکتیں کرنا مکروہ ہے۔ جیسے ناک، داڑھی اور کہڑوں کو حرکت دینا اور ان کاموں میں لگے رہنا اور جب ایسی فضول حرکات زیادہ اور متواتر ہوں تو نماز کو باطل کر دیتی ہیں... لیکن اگر حرکات تھوڑی اور معمولی سی ہوں یا اگر زیادہ ہوں اور متواتر نہ ہوں تو ان سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ لیکن مومن کے لیے مشروع یہی ہے کہ وہ خشوع پر ماحظت کرے اور نماز کو ابھی طرح مکمل کرنے کی حرص رکھے ہوئے فضول حرکات بھٹو کر دے، خواہ وہ کم ہوں یا زیادہ ہوں۔

اور اس بات پر دلائل موجود ہیں کہ نمازیں تھوڑا عمل یا تھوڑی حرکات سے نماز باطل نہیں ہوتی اسی طرح متفرق اور کبھی کبھار کی حرکات سے بھی نماز باطل نہیں ہوتی۔ چنانچہ نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ ”آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ”آپ ﷺ ایک دن لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ (امام تھے) اور اپنی بیٹی زینب کی بیٹی امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو اسے نیچے بٹھا دیتے اور جب ”کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے“

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

